REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

جلد ۲۲

شمارہ ۴۱

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ | ۱۱ اخاء ۱۳۵۲ھش | ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگلستان سے ربوہ مراجعت فرما ہونے کے بعد مزید کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

لندن ۳۰ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور اپنے مکتوب گرامی میں تمام احباب کرام کو السلام علیکم تحریر فرماتے ہیں۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اس سفر میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اسے ہر طرح بابرکت بنائے اور بخیریت سے واپس دارالامان لائے آمین۔

★ — سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل چند روز سے آنکھ پھوڑے کی تکلیف سے صاحبِ فراش ہیں۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جلد شفا بخشے۔ دیگر درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

جزیرہ ماریشس میں تبلیغِ اسلام

جماعتِ احمدیہ ماریشس کا کامیاب یوم التبلیغ

ملک کے طول و عرض میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا!

از مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے پیارے فرستادہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" خدائے ذوالعرش جو سچے وعدوں والا ہے نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود علیہ السلام کا زندگی بخش پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانے کے اسباب مہیا فرمائے اور ایک ایسی روحانی اور زندہ جماعت پیدا کر دی جو تبلیغِ اسلام کو اپنی روح کی غذا خیال کرتی ہے۔ اور اس مقدس اور بابرکت فریضہ کی ادائیگی کے لئے اپنا مال، جان اور عزت نثار کرنے کو تیار رہتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم فضل ہے کہ جماعت احمدیہ دیگر ممالک میں نہایت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے۔ اور ہر جماعت اپنے اپنے حالات کے مطابق تبلیغِ اسلام کے عظیم الشان کام کی تکمیل اور انجام دہی میں مصروف رہتی ہے۔ ذیل میں یکم جولائی ۱۹۷۳ء کو منعقد ہونے والے یوم التبلیغ کی رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

الحمد للہ کہ ربِ کریم نے جماعت احمدیہ ماریشس کو مورخہ یکم جولائی کو عظیم الشان رنگ میں تبلیغ کرنے کی توفیق دی جس میں سینکڑوں عاشقانِ مسیح موعود نے صبح سے لے کر شام تک بہت محنت، تندہی، شوق اور روحانی عقیدت کے ساتھ حصہ لیا۔ کئی دنوں سے موسم بارش کے باعث خراب تھا اس لئے ڈر تھا کہ کہیں موسم کی خرابی جماعت کے اس پروگرام پر مؤثر نہ ہو۔ الحمد للہ کہ یکم جولائی کے دن موسم بہت خوشگوار رہا۔ اور یوم التبلیغ کا یہ پروگرام نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔

یوم التبلیغ کی تیاری

اس جماعتی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو شامل کرنے اور اسے اعلیٰ رنگ میں کامیاب کرنے کے لئے کافی عرصہ پہلے اس کی تیاری شروع کر دی گئی۔ سب جماعتوں کے صدر صاحبان کو سرکلر خطوط کے ذریعہ یوم التبلیغ کی اہمیت واضح کی گئی۔ اسی طرح دیگر ہدایات ارسال کی گئیں۔ چنانچہ ہدایات کے مطابق صدر صاحبان نے بار بار جمعہ کے روز اعلانات کئے اور کثرت کے ساتھ شرکت کرنے کے لئے احبابِ جماعت کو تیار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے لوکل مبلغ بھی اپنے اپنے علاقوں میں ممبران کو اس پروگرام کے لئے تیار کرتے رہے۔ ... Message ... میں ایسا پروگرام کے متعلق اعلانات کئے۔ خاکسار چونکہ جمعہ دارالسلام مسجد میں پڑھاتا ہے۔ اور مرکزی مسجد ہونے کے باعث یہاں کثیر تعداد میں احباب تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے ۳۰ جون کو خاص طور پر روز ہل کی جماعت چونکہ سب جماعتوں سے بڑی ہے اس لئے یہاں کے احباب کو کثرت سے شامل کرنے کے لئے بذریعہ وفد احمدی احباب سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اس وفد میں خاکسار کے علاوہ برادرم عنزالو بی صاحب (سیکرٹری تبلیغ) مکرم اسماعیل موسن صاحب۔ مکرم رشید کریم بکس صاحب اور برادرم ابوبکر یعقوب صاحب نے حصہ لیا۔ روز ہل کے علاوہ دیگر برانچوں کا بھی دورہ کیا گیا۔ حسبِ ضرورت پمفلٹ۔ کتب اور رسالے فراہم کئے گئے۔ نیز ضروری ہدایات دی گئیں۔

یوم التبلیغ کیلئے لٹریچر کی فراہمی

یوم التبلیغ میں پہلے سے مقامی طور پر شائع شدہ لٹریچر کے علاوہ اس مرتبہ مندرجہ ذیل کتب نئی تھیں۔ یہ کتب وقفہ مرکز سے موصول ہوئیں۔ (۱) چشمۂ مسیحی (انگریزی)۔ (۲) عیسائیت پر ریویو (انگریزی) (۳) کفارہ (۴) امن کا پیغام (انگریزی) (۵) اسلام اور اشتراکیت۔

اس کے علاوہ بچوں کی تربیت سے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون "تربیتِ اولاد کی فکر کرو" فرنچ زبان میں شائع کیا گیا۔ اس کتابچہ کو اپنوں اور غیروں نے بڑے شوق سے خریدا۔ مزید برآں تبلیغی نقطۂ نظر سے ۲ ہزار کی تعداد میں عیسائیوں کے متعلق ایک پمفلٹ نکالا گیا۔ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے بارہ میں بائیبل کی تعلیم کی رو سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ تبلیغی وفود جہاں بھی گئے عیسائی دوستوں کی خدمت میں لٹریچر پیش کرتے گئے۔

اسی طرح دوسرا پمفلٹ مسلمانوں کے متعلق تھا۔ وہ بھی دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ جس میں چودھویں صدی کے مجدد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں ثابت کیا گیا تھا۔ ان دونوں پمفلٹوں سے جماعت کے دوستوں کو تبلیغ کے کام میں کافی سہولت ملی۔ مقدم الذکر پمفلٹ کا خرچ مجلس انصار اللہ روز ہل نے ادا کیا۔

یوم التبلیغ میں جماعت احمدیہ کی وارفتگی

یکم جولائی کی صبح کا نظارہ بہت ایمان افروز تھا۔ نوجوان اور انصار بھائی سبھی علی الصبح مشن ہاؤس کی طرف رواں دواں تھے۔ دل میں ایک خاص ارادہ اور شوق لئے آج وہ ایسے کام میں حصہ لے رہے تھے جس کا بدلہ عظیم ہے۔ ہر ایک کا عزم یہی تھا کہ مسیح پاک کی روح پرور تعلیمات سے ہندوؤں، عیسائیوں اور مسلمانوں کو روشناس کرایا جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ اس زمانہ کا مسیحا اور کرشن اپنی روحانی برکات کے ساتھ آچکا ہے۔ احبابِ جماعت کا ہجوم دیکھ کر ایک سچے احمدی کا دل حمد باری تعالیٰ سے معمور ہو جاتا ہے۔ زبانِ دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

تبرکات

اسلامی روزہ اور دیگر مذاہب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ البقرہ کے تیئیسویں[۲۳] رکوع کی پہلی آیت کریمہ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے اِسلامی روزہ پر بڑا ہی جامع نوٹ رقم فرمایا ہے۔ اس موقعہ پر دیگر مذاہب میں روزوں کے طریق کا بھی جامع خلاصہ پیش فرمایا۔ احباب کے روحانی استفادہ کے لئے تفسیر سورۃ البقرہ کا یہ حصّہ تبرکاً ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

آیتِ کریمہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

فرماتا ہے۔ اے مومنو! تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزے رکھنے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر روزے رکھنے فرض کئے گئے تھے۔

دنیا میں بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو منفرد ہوتی ہیں۔ اکیلے انسان پر آتی ہیں۔ اور وہ اُن سے گھبراتا ہے۔ شکوہ کرتا ہے کہ مَیں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں اور کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے۔ مثلاً موت ہے۔ موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ مَیں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئے گی چاہے جلدی آجائے یا دیر میں۔ پس کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کہہ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی۔ ثواب۔ اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو۔ تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں چکھا لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گذر چکے ہیں۔ اور جو اس بوجھ کو اٹھا چکے ہیں انہیں تم کیا جواب دوگے۔ لازماً مسلمانوں پر حجت انہی احکام میں ہو سکتی ہے جو پہلی قوموں کو بھی دیئے گئے۔ اور انہوں نے ان احکام کو پُورا کیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے مسلمانو! تم ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پُورا کیا تھا۔ اگر تم اس حکم کو پُورا کرنے میں سستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی۔ اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا۔ اور ہم نے اُسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے غرض مسلمانوں کی غیرت اور ہمت بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے۔ بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور اُن قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا۔ اور وہ اختلاف آج تک نظر آتا ہے۔ کہیں اس قسم کے روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وصال کہتے ہیں کہ درمیان میں سحری نہ کھانا۔ اس قسم کے روزوں میں صرف شام کے وقت روزہ کشائی کی جاتی اور دوسری سحری نہ کھا کر متواتر آٹھ پہر روزہ رکھا جاتا۔

کہیں ایسے روزے ہوتے کہ روزہ کشائی بھی نہ ہوتی۔ اور تین تین چار چار پانچ پانچ دن متواتر روزہ رکھا جاتا۔ ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں لوگوں کو ہلکی غذا کھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر ٹھوس غذاؤں سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے ہندوؤں یا عیسائیوں میں روزے ہوتے ہیں۔

ہندوؤں کے روزوں کے متعلق تو عام طور مشہور ہے کہ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ آگ کی پکائی ہوئی چیز نہیں کھانی۔ اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیر آم۔ کیلے اور نارنگیاں وغیرہ کھا جائیں تو اُن کے روزہ میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور سالن کو چھوڑ کر باقی جو چیز چاہیں کھا لیں۔

پھر اس سے بھی آسان روزے رومن کیتھولک عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں۔ آخر اُنہوں نے بھی کسی مذہبی روایت کی بنا پر ہی یہ روزے رکھنے شروع کئے ہوں گے۔ یا کسی حواری سے کوئی بات پہنچی ہوگی۔ اُن کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ گوشت نہیں کھانا۔ اگر وہ آلو اُبال کر یا کدو کا بھرتہ بنا کر اس کے ساتھ روٹی کھالیں تو اُن کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے معدے میں چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پس روزوں کے متعلق بھی مختلف اقوام میں اختلاف پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے زمانہ میں اِن احکام میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں بھی پوشیدہ ہوں گی۔ مثلاً جو قومیں کثرت سے گوشت کھانے والی ہوں وہ اُن اخلاق سے رفتہ رفتہ محروم ہو جاتی ہیں جو سبزی کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اخلاقی اصلاح کے لئے اور انہیں یہ بتانے کے لئے کہ سبزی بھی غذا میں ضروری ہوتی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے دیا ہو کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دن تم پر ایسا آنا چاہیئے جب تم گوشت نہ کھاؤ۔ تو یہ نہایت پُرحکمت روزہ ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہماری غذا کے متعلق یہ ایک عام حکم دے دیا ہے کہ گوشت بھی کھاؤ اور سبزیاں بھی کھاؤ۔ آگ پر پکی ہوئی چیزیں بھی استعمال کرو۔ اور جنہیں آگ نے نہ چھوا ہو وہ بھی استعمال کر لو۔ غرض ہماری غذا میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی احتیاطیں جمع کر دی ہیں۔ لیکن پہلی قوموں کے لئے ممکن ہے اس قسم کی احتیاطیں ناقابلِ برداشت پابندیاں ہوں۔ اور اُن کے اخلاق کی اصلاح کے لئے اس قسم کے روزے تجویز کئے گئے ہوں۔ مثلاً وہ قومیں جو جنگی ہوتی ہیں اور جن کا شکار پر گذارہ ہوتا ہے۔ وہ ایک عرصہ تک گوشت کھانے کی وجہ سے ایسے اخلاق سے عاری ہو جاتی ہیں۔ جو سبزی کھانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دے دیا گیا ہو کہ وہ ہفتہ میں ایک دِن گوشت کھانا چھوڑ دیں تو یقیناً یہ روزہ ان کے لئے بہت مفید تھا۔ پس پہلی قوموں میں روزے تو تھے مگر شکل وہ نہ تھی جو اسلام میں ہے۔ پس کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ میں جو مشابہت پہلے لوگوں کے ساتھ بیان کی گئی ہے وہ کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف فرضیت کے لحاظ سے ہے۔ یعنی کَمَا کُتِبَ سے یہ مراد نہیں کہ وہ ویسے ہی روزے رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے ہیں۔ یا اُتنے ہی روزے رکھتے تھے جتنے مسلمان رکھتے تھے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اُن پر بھی روزے فرض تھے اور تم پر بھی فرض کئے گئے ہیں۔ گویا صرف فرضیت میں مشابہت ہے نہ کہ تفصیلات میں۔

چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں "روزہ" کے ماتحت لکھا ہے کہ:-

"It would be difficult to name any religious system of any description in which it is wholly unrecognised."

یعنی دنیا کا کوئی باقاعدہ مذہب ایسا نہیں جس میں روزہ حکم نہ ملتا ہو۔ بلکہ ہر مذہب میں روزوں کا حکم موجود ہے۔

چنانچہ اس بارے میں سب سے پہلے ہم یہودی مذہب کو دیکھتے ہیں۔ تورات میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تو انہوں نے چالیس[۴۰] دن رات کا روزہ رکھا اور اِن ایام میں انہوں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ (اس کے بعد حضور رضؓ نے بائیبل کے متعدد حوالے نقل فرمائے ہیں)

اِسی طرح حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو ہدایت دی کہ:-

"جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا مُنہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو روزہ دار جانیں۔ مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تُو روزہ رکھے تو اپنے سَر میں تیل ڈال۔ اور منہ دھو۔ تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تجھے بدلہ دے گا"

(متی باب ۶ آیت ۱۶ تا ۱۸)

اِسی طرح ایک دفعہ جب حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے تو

"اس کے شاگردوں نے تنہائی میں اس سے پُوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے تو اُس نے اُن سے کہا کہ یہ قسم دُعا اور روزہ کے سِوا کسی اَور طرح نہیں نکل سکتی[۱]" (مرقس باب ۹ آیت ۲۸-۲۹)

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

[۱] یہ آیت موجودہ اناجیل میں سے نکال دی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے کوائف

(تحریر پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات میں سے حسب ذیل پہلی رپورٹ والا پرچہ الفضل تاخیر سے ملنے کے سبب تسلسل میں یہ قسط پہلے شائع نہ ہوسکی۔ اب شائع کی جارہی ہے۔ نیز حضور انور اب ربوہ میں مراجعت فرما ہو چکے ہیں بایں ہمہ حضور کی انگلستان میں مصروفیات کی موصولہ تفصیلات اب بھی احباب جماعت کے لئے رُوحانی استفادہ اور روحانی بصیرت کا رنگ رکھتی ہیں۔ اُمید ہے کہ اسی نقطۂ نظر سے ان سب رپورٹوں کا مطالعہ کیا جائے گا ——— (ایڈیٹر)

اینبل سائڈ پارک ہوٹل۔ لیک ڈسٹرکٹ ۲۷ر جولائی ۱۹۷۳ء۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح نو بجے بریڈ فورڈ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم سلمہا کو شرف ملاقات بخشا۔

راستے میں مڈز ٹاؤن میں جو ہاربری کی اضافی بستی ہے۔ توقف فرمایا۔ یہاں دار افضال میں جو مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کا اپنا مکان ہے حضور تشریف لے گئے فرمایا مکان اچھا ہے۔ لیکن ایسے ڈیزائن کے گھر ہمارے ہاں کامیاب نہیں رہتے۔ یہاں صفائی اور قرینے کا احساس اس وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے کہ صرف ضرورت کے مطابق فرنیچر اور دیگر سامان رکھا جاتا ہے۔ اور ہمارے رواج کے مطابق ہر وہ چیز جو پسند آجائے نہیں رکھتے چلے جاتے۔ اس کے بعد حضور نے مکان کے باغیچے اور گراس کے میدان کا معائنہ فرمایا۔ اور باغیچے کے پھلدار اور پھولدار پودوں کے متعلق تفاصیل دریافت فرمائیں۔ دوپہر کا کھانا حضور نے مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کے ہاں تناول فرمایا۔ یہاں سے سوا ایک بجے روانہ ہو کر ڈیوزبری اور ہڈرزفیلڈ کے راستے بریڈفورڈ پہنچے جہاں اردگرد کی پندرہ جماعتیں اپنے محبوب اور مطاع آقا کی زیارت اور استقبال کے لئے جمع تھیں۔ نماز جمعہ کے لئے ایک ہال کا انتظام کیا گیا تھا۔ مستورات کے لئے ہال سے ملحق الگ کمرے میں انتظام تھا۔

پُر معارف خُطبہ جُمعہ

حضور نے جو پُر معارف خطبہ جُمعہ ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ تھا کہ قربانیوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض قربانیاں ایسی ہیں جن کا انگلستان کی جماعتوں کو موقع ہی نہیں ملتا۔ اِس لئے جن قربانیوں کا میدان آپ کے لئے کھلا ہے اُن میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں انگلستان کی جماعتوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہم نے جو وعدے اپنے افریقن بھائیوں سے کئے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پُورے ہونے شروع ہوگئے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے پچھلے سات سال میں حضور کے عہد خلافت میں جماعت نے جو مالی قربانی دی۔ وہ کمیت کے لحاظ سے پچھلے اسی سالوں کی بڑھتی ہوئی مالی قربانی سے سالانہ قربانی کی بڑھوتی کے لحاظ سے اڑھائی گنا زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ فرمایا کہ ہمیں اس سے بھی آگے بڑھتے چلے جانا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہمارے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر ہی نہیں رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

شرفِ ملاقات

نمازِ جُمعہ کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے فرداً فرداً ملاقات کا سلسلہ شروع ہُوا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا سے مستورات نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور سے ملاقات کے لئے احباب قطار بنا کر کھڑے ہو گئے اور باری باری اپنے آقا سے مصافحے سے مشرف ہوئے اور دُعائیں لیں۔ بعض احباب اپنے حالات پیش کرکے حضور سے مشورہ اور رہنمائی کی درخواست کرتے۔ حضور انہیں ہدایت اور رہنمائی سے نوازتے اردگرد کی پندرہ جماعتوں سے تعلق رکھنے والے دو صد پچاس احباب اور ایک سو بہنوں نے نماز جمعہ میں شمولیت کی۔ اور اپنے آقا کے ارشادات سُننے کی سعادت حاصل کی اور زیارت کی برکات سے مستفید ہوئے۔

اہم ارشادات

حضور کچھ دیر کے لئے مجلس علم و عرفان میں بھی تشریف فرما رہے۔ شمع خلافت کے پروانے حضور کے گرد نہایت ادب سے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی بہت سے متحرک اور ساکن تصویریں لینے والے کیمرے حرکت میں آگئے۔ احباب نے حضور سے کئی اُستفسار کئے۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ افریقہ کے ایک ملک میں سکولوں کو قومی تویل میں لئے جانے پر میں نے ہدایت کی کہ اگر حکومت معاوضہ پیش کرے تو معاوضہ نہ لیا جائے۔ اور جماعت کی طرف سے کہا جائے کہ ہم تو یہاں خدمت کی نیت سے آئے ہیں۔ ہم سکولوں کو قومی تحویل میں لئے جانے پر کسی قسم کا معاوضہ یا ہرجانہ قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ اگر ہمارے اساتذہ کی خدمات کی ضرورت ہو تو وہ بھی خدمت کے لئے تیار ہوں گے۔ اور اگر بلا تنخواہ خدمت کے لئے کہا جائے تو بلا تنخواہ خدمت کریں گے۔ اس پر وہ لوگ بہت حیران ہوئے اور نہ صرف ہمارے اساتذہ کو بھی سکولوں میں جذب کر لیا بلکہ جماعت کی قدر و منزلت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے دلوں میں قائم فرمادی۔ ہماری بلا معاوضہ پیش کش پر عیسائی مشنری جن کے ادارے وہاں قائم تھے بہت جز بز ہوئے اور جماعت سے شکوہ کیا کہ ہم نے تو اپنے سکولوں کی جائیداد کی قیمت وصول کرنے کے لئے بڑی لمبی چوڑی فہرستیں بنائی ہوئی تھیں یہ آپ لوگوں نے کیا غضب کیا کہ ہمارے راستے میں روک پیدا کردی۔

بعض جماعتوں نے حضور کی خدمت میں گذارش کی کہ حضور ان کے ہاں بھی قدم رنجہ فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ہر جماعت میں تو پہنچ نہیں سکتا۔ اگر اس طرح ایک جماعت کی دعوت قبول کر دوں تو دوسری جماعتوں کو جائز طور پر شکوہ ہوگا کہ ہم ان کے ہاں نہیں گئے۔ اس لئے میرے لئے جماعتوں کی دعوت قبول کرنا مشکل ہے۔

انٹرویو

حضور نے حال ہی میں اخبار یارک پوسٹ اینڈ آرگس کے نمائندے کو انٹرویو سے بھی نوازا۔ انٹرویو کا مفہوم خلاصۃً درج ذیل ہے:-

حضور نے فرمایا ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے میرے لئے ضروری ہے کہ میری فکر و نظر میں پیش بینی اور دُور رسی ہو۔ اور میں موجودہ کے ساتھ ساتھ آئندہ کے متعلق بھی سوچوں۔ ورنہ میں قیادت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میرے دماغ کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ وہ اپنے مفید مطلب امور کو اخذ کر لیتا ہے اور غیر متعلق امور کو چھوڑ دیتا ہے۔ حضور نے اس سلسلے میں مثال دے کر سمجھایا اور فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا کہ جب تک میں چینی معاشرے کا مطالعہ نہ کر لوں میں اس سلسلے میں اپنی جماعت کی راہنمائی کیسے کر سکتا ہوں چنانچہ میں نے چیئرمین ماؤزے تنگ کی تصنیفات منگوا کر پڑھیں۔ ان کتب کے مطالعہ کے دوران ایک مضمون نمایاں ہو کر میرے سامنے آیا اور وہ یہ تھا کہ چیئرمین ماؤ کے نزدیک انسانی اعمال میں باہم کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیئے اس کے ساتھ ہی مجھے احساس ہُوا کہ یہ اصول تو عین قرآنی اور اسلامی تعلیم کے مطابق ہے جو چودہ سو سال پہلے ہمارے آقا اور مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا سچا عبد بننے کے لئے الٰہی صفات کو اپنے اندر جذب کرنے اور ان کا مظہر بننے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے قول اور فعل میں کسی قسم کا تضاد نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ قرآن عظیم نے بیان کیا ہے۔ اس لئے انسان کو بھی سچا اور صحیح عبد بننے کے لئے اپنی زندگی کو ہر قسم کے تضاد سے پاک اور مبرّا رکھنا ہوگا۔ تا وہ صحیح معنوں میں صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن سکے۔

قرآن عظیم تمام عُلوم کا سرچشمہ ہے

حضور نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ عظیم کی صورت میں تمام علوم کا سرچشمہ عطا فرما دیا ہے۔ اپنی کم علمی کے باعث دوسروں کے خیالات کی طرف بھاگتے ہیں۔ فرمایا کہ اُن کے تنزل کا سبب بھی یہی ہے۔ میری قوت کا اصل راز یہ ہے کہ میں ایک نہایت درجہ عاجز اور کمزور انسان ہوں اور دعاؤں کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اس کا ایک نظارہ میں نے سیرالیون میں دیکھا۔ فری ٹاؤن میں ہمیں گورنر جنرل صاحب نے دعوت پر بلایا ہُوا تھا وہاں کے لارڈ بشپ صاحب بھی دعوت میں شامل تھے۔ وہ اپنے ظاہری علم کے گھمنڈ میں

کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور اس غرور اور تکبر سے اُن کی گردن اکڑی ہوئی تھی۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ اے خدا یہ تثلیث کا نمائندہ ہے جبکہ مَیں تیری توحید کا علمبردار ہوں۔ تُو اپنے فضل سے ایسی باتیں سکھا کہ تثلیث کا سر توحید کے سامنے جھک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے دل میں (Science of Chance) چانس کی سائنس کے بارے میں ایک وسیع مضمون القا کیا۔ جب مَیں نے اس کی تفصیل بتا کر "سائنس آف چانس" سے ہی اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت کی تو لارڈ بشپ صاحب کی تکبر سے اکڑی ہوئی گردن جھک گئی اور وہی شخص جو ابتداءً اتنا متکبر اور مغرور تھا رخصت ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرعوب اور متاثر ہو چکا تھا۔ (خاکسار عاجز راقم عرض کرتا ہے کہ عاجز اس موقع پر موجود تھا۔ اور عاجز سے لارڈ بشپ صاحب نے حضور کے متعلق مخاطب ہو کر بلند آواز سے کہا:-

"He is a great scholar, he is a great scholar."

وہ بہت بڑے عالم ہیں۔ بہت بڑے عالم ہیں)

حضور نے فرمایا کہ مَیں ایک بار پھر یہ بات دُہرانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ مَیں ایک بے حد عاجز انسان ہوں۔ لیکن میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ اور وہی ہر موقع پر میری مدد کو آتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ مختلف علوم کا مطالعہ مَیں کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اتنی معلومات حاصل ہیں کہ مَیں مختلف امور مثلاً صحافت پر جو آپ کا پیشہ ہے آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ مثلاً اخبارات کی اشاعت وطباعت و تقسیم وغیرہ پر مَیں نے خاصہ مطالعہ کیا ہے۔

قرآن کی اشاعت میری زندگی کا مشن ہے

فرمایا۔ میری زندگی کا مشن یہ ہے کہ قرآن مجید کو جس میں تمام علوم کے خزانے بھرے ہوئے ہیں دُنیا بھر میں ہر فرد و بشر کے ہاتھوں تک پہنچا دوں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ مسیح جس کی تعلیم ایک محدود اور مخصوص قوم کے لئے نازل ہوئی تھی۔ اس کے ماننے والوں نے تو اس کی کتاب کو کروڑوں کی تعداد میں چھپوا کر اتنا پھیلایا اور تقسیم کیا کہ ہوٹلوں کے کمرے کمرے میں اسے رکھوایا گیا۔ لیکن کتنے درد کی بات ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والے علم و معرفت کے خزانے یعنی قرآن کریم کو مسلمانوں نے دوسروں تک پہنچانا تو درکنار اپنوں کے ستر فیصدی گھرانے بھی اس نعمت سے محروم رہے۔ ان میں سے جن لوگوں کے پاس یہ خزانہ پہنچا۔ اکثر نے اسے تعویذ کے طور پر رکھ لیا، یا طاق کی زینت بنا دیا۔ پس میری زندگی کا مشن یہ ہے کہ قرآن کریم کو کروڑوں کی تعداد میں شائع کر کے نہ صرف ہر مسلمان بلکہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں تک بھی پہنچا دُوں جو قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے ان کو ناظرہ پڑھانے کا انتظام کروں اور جو ناظرہ پڑھ سکتے ہیں، ان کو ترجمے سے پڑھانے کا بندوبست کروں۔ تا قرآن عظیم کے ذریعے ایک بار پھر اسلام کی شوکت دُنیا میں قائم ہو۔ لیکن یہ بات آپ یاد رکھیں کہ ہم کسی قسم کے دنیوی جاہ و جلال کے متمنی نہیں ہیں۔ یہ کام ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں کسی کے طعن یا داد کی ہمیں پرواہ نہیں۔

مندرجہ ذیل جماعتوں کے افراد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور ارشادات سننے کی سعادت حاصل ہوئی:-

بریڈ فورڈ۔ لیڈز۔ ہڈرز فیلڈ۔ ویک فیلڈ۔ پرسٹن۔ بلیک برن۔ مرفیلڈ۔ برمنگھم۔ لیمنگٹن سپا۔ کوونٹری۔ مانچسٹر۔ کرائیڈن۔ ڈنڈی۔ ایشٹن اون لین اور لنڈن۔

شام کے سوا چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس روانہ ہوئے۔ راستے میں تھوڑی دیر کے لئے مرفیلڈ میں مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان سلمہٗ اور صاحبزادی سیدہ امۃ الحی بیگم سلمہا کے ہاں توقف فرمایا۔ مرفیلڈ سے چھ بجے روانہ ہو کر سوا آٹھ بجے واپس پارک ہوٹل میں پہنچ گئے۔

۲۸ جولائی ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ۔ آج حضور نے صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دوپہر کو تھوڑی دیر کے لئے جھیل ونڈر میر کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ شام کو لنڈن سے مکرم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب مع بیگم صاحبہ و بچے اور مکرم چوہدری خالد اختر صاحب مع اہل و عیال حاضر ہوئے اور ملاقات سے مشرف ہوئے۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔

حضور ساری جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور دُعاؤں کی تاکید فرماتے ہیں۔

لندن۔ ۵ ظہور ۱۳۵۲ ہش مطابق ۵ اگست ۱۹۷۳ء:-

آج یعنی ۵/۸/$\frac{۵۲}{۷۳}$ کو حضور نے گیارہ بجے صبح تک عام ملاقاتیں فرمائیں۔ دوپہر کے وقت ملاقاتوں کے دوران حضور مکرم و محترم حبیب اللہ جسوال صاحب کے صاحبزادے محمد احمد جسوال کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے بھی شرکت فرمائی۔ کھانے کے دوران ایک غیر از جماعت ڈاکٹر صاحب سے جو ہارلے سٹریٹ کے مشہور سپیشلسٹ ہیں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اسلام کے محاسن اور عظمت پر گفتگو فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

فرمایا کہ رُوحانی دُنیا میں چار واضح اور نمایاں انقلاب آئے۔ ان چاروں انقلابات کا قرآن کریم میں " والتین والزیتون وطور سینین وھٰذا البلد الامین" کی آیت کریمہ میں ذکر ہوا ہے۔ التین میں پہلے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے لائے ہوئے رُوحانی انقلاب کا ذکر ہے۔ اور التین اس انقلاب کا نشان ہے۔ دوسرا روحانی انقلاب حضرت نوح علیہ السلام کے ذریعے برپا ہوا۔ اس انقلاب کا نشان یا Symbol زیتون ہے۔ تیسرے روحانی انقلاب کا نشان طور ہے اور بلد الامین سے آخری سب سے بڑا انقلاب عظیم مراد ہے جو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے معرض وجود میں آیا۔

فرمایا۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لائے ہوئے روحانی انقلاب سے پہلے تین روحانی انقلاب برپا ہوئے، اسی طرح حضور ہی کے لائے ہوئے رُوحانی انقلاب کے ساتھ ساتھ تین عظیم دنیوی انقلاب برپا ہوئے جن کا اختتام اور انجام پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ روحانی انقلاب پر ہوگا۔ فرمایا۔ پہلا انقلاب سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعہ پیدا ہوا۔ یہ صنعتی اور مادی انقلاب تھا۔ جس کے ذریعے سے تار۔ ٹیلیفون۔ ریل۔ کار۔ ہوائی جہاز پرنٹنگ پریس وغیرہ بیسیوں قسم کی نئی نئی ایجادات ہوئیں۔ لیکن جب سرمایہ دارانہ نظام نے اس صنعتی اور مادی انقلاب کے منافع اور فوائد میں عام آدمی کو شامل نہ کیا اور اس کا حق اسے نہ دیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ روسی اشتراکیت نے جنم لیا۔ جو سرمایہ داری کے خلاف بغاوت تھی۔ اور جس نے عام آدمی کو ظلم دن سے روشناس کرانے کا دعویٰ کیا۔ یہ ایک گونہ ذہنی انقلاب تھا۔ لیکن اس انقلاب میں اخلاقی قدروں کی نفی کی گئی۔ اس کے بعد چینی انقلاب آیا۔ معلوم ہوتا ہے اور جو لٹریچر ہم تک پہنچا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ چینی انقلاب میں اخلاقی قدروں کی نفی نہیں کی گئی۔ بلکہ چیئرمین ماؤ اسلامی قدروں مثلاً انکساری۔ سچائی۔ عدم تضاد وغیرہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس انقلاب کو ایک حد تک اخلاقی انقلاب کہا جا سکتا ہے لیکن یہ روحانی انقلاب نہیں۔ بلکہ یہ اس آخری رُوحانی انقلاب کا پیش خیمہ ہے جو مہدی آخر زمان علیہ السلام کے ذریعے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رُوحانی انقلاب کی اشاعت اور قبولیت پر منتج ہوگا۔ فرمایا اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اگر روحانیت نے اپنی عظمت کے ساتھ قائم ہونا ہے تو جسمانی، ذہنی اور اخلاقی قدروں کا مکمل طور پر قیام ضروری ہے جسم، ذہن اور اخلاق کے بغیر روحانیت بے مقصد اور بے معنی ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے کہ یہ کیسے ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشارت دی ہے کہ اب رہتی دنیا تک اسلام کی عظمت قائم رہے گی۔

فرمایا پادری لوگ جو ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر اعتراض کیا کرتے تھے آج اس قابل نہیں رہے کہ ہم سے بات کر سکیں۔ انہوں نے ایسے ایسے اعتراض مسیح علیہ السلام کی ذات پر کئے اور انگلستان کی ملکہ نے جن کا منصب انگریزی چرچ میں 'محافظِ دین' کا ہے ایسے قوانین پر منظوری کے دستخط کر دیئے جس سے پادری منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ یہ اسی جرم کی سزا ہے جس کے مرتکب وہ ہوتے رہے۔ جب انہوں نے انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرنے کی جسارت کی۔

فرمایا۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عظیم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہم خادموں کا کس قدر خیال تھا کہ ہمارے دانتوں کی حفاظت کے لئے مسواک کرنے تک کا طریق بتایا۔ نیز فرمایا کہ بھوک لگے تو کھانا کھاؤ اور ابھی بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دو۔ فرمایا ہمارا اپنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سنتِ نبوی پر عمل ہے۔

طبی علاج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے یہاں اجتماعی بیماری۔ اجتماعی دوا سازی اور اجتماعی علاج کا رواج ہے۔ پھلوں کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ معدے اور انتڑیوں کی صفائی کے لئے امرود بہت مفید ہے۔ فرمایا کسی دوائی کو بُت نہیں بنانا چاہیئے دوائی میں تاثیر تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے Faith Cure سے بھی ہم یہی سبق سیکھتے ہیں۔

کہ ایز دوائی کے بھی صحت ہو سکتی ہے۔ مکرم بشیر حیات صاحب نے عرض کیا کہ حضور پھل تناول فرمائیں تازہ ہے۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ تازہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟ بعض کے نزدیک تازہ پھل سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک سال قبل برف خانے میں رکھا ہوا پھل تازہ تازہ نکالا گیا ہو اور یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ گھر کے باغیچے سے ابھی ابھی توڑا گیا ہو۔

واپسی پر حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر شام ساڑھے چھ بجے تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ کل ۲۲۲ افراد حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔

انگلستان ۲۱۵۔ سعودی عرب ۲۔ گھانا ۱۔ جرمنی ۱۔ پاکستان تین۔

ملاقاتوں کے دوران ہماری انگریز بہن Therna Coinilla مشرف باسلام ہوئیں، اور حضور کی دعاؤں کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین

ملاقاتوں کے معاً بعد مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد مسٹر گریگ بارنس Mr. Greig Barnes اور ان کے دوست مسٹر این پارسنز Mr. N. Parsons مسجد کے دروازے پر حضور سے ملے یہ دونوں نوجوان شام سے حضور کو ایک نظر دیکھنے کے خواہشمند تھے اگرچہ حضور سارے دن کی ملاقاتوں سے تھکے ہوئے تھے پھر بھی حضور نے ان کو شرف ملاقات بخشا اور نہایت احسن انداز میں تبلیغ اسلام فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دونوں نوجوانوں کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ تحفۃً دیا جائے۔ اور ان نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اسکو ضرور پڑھیں اس کے پڑھنے سے بہت فائدے ہونگے نقصان کوئی نہیں ہوگا حضور کے انداز تخاطب اور تبسم اور نورانی چہرے کا ان پر بہت اثر تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ حضور بہت عظیم اور شفیق انسان ہیں۔

جمعہ ظہور ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۷ر اگست ۱۹۷۳ء

آج حضور نے قرآن کریم کی اشاعت اور طباعت کے سلسلے میں مکرم سید حفاظت حسین صاحب زیدی سے فنی مشورہ فرمایا مکرم سید حفاظت حسین صاحب جلد سازی کے ماہر ہیں۔ اور اس فن میں خاصا تجربہ رکھتے ہیں حضور کے ارشاد پر انہوں نے قرآن کریم کی جلد سازی کے سلسلے میں رپورٹ پیش کی۔ شام کے وقت حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ضروری ہدایات دیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی خیریت سے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں اور دعاؤں کی تاکید فرماتے ہیں۔

۱۰ر ظہور (اگست) ۱۳۵۲ ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں الحمد للہ

آج حضور نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے ہر دو پہلوؤں یعنی خلق اور ارتقائی ربوبیت کی تشریح فرماتے ہوئے کسی فرد یا قوم یا انقلاب کے وجود میں آنے کے بعد اس کے مختلف ارتقائی مراحل سے گذر کر نقطۂ کمال تک پہنچنے کی ضرورت کی وضاحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ دنیوی انقلابات مثلاً سرمایہ دارانہ انقلاب یا اشتراکی انقلاب یا سوشلسٹ انقلاب میں بنیاد دی گئی یہ تھی کہ وہ ارتقائی ربوبیت کی منازل طے نہ کر سکے یہ شرف اس انقلاب کو حاصل ہوا جو ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے برپا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے لائی ہوئی کامل شریعت چودہ سو سال تک مختلف مراحل سے گذر کر مہدی معہود علیہ السلام کے زمانے میں ساری دنیا پر حاوی ہو گئی۔ اور وہ دن دور نہیں جب بنی نوع انسان ایک امت واحدہ بن جائے گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم دوہری ذمہ داری ادا کریں اوّلاً رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش فرمودہ نمونے کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائیں اور پھر پاگلوں اور مجنونوں کی طرح نوع انسان کی خدمت کے لئے میدان عمل میں اتر آئیں اس کے بغیر ہم اس عظیم جد و جہد میں پورا حصہ نہیں لے سکتے جو اپنے نقطۂ کمال تک پہنچنے والی ہو۔

شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مع خدام کیو KEW گارڈنز میں جو یہاں کا مشہور باغ ہے تشریف لے گئے یہ باغ اس لحاظ سے بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے کہ اس میں ہر خطۂ زمین کے پودے اگائے گئے ہیں۔

آج رات ہمارے نائیجیرین بھائی مکرم وزیری عبدو نائیجیریا سے دس بجے مشن ہاؤس میں پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مخلص اور پیارے خادم کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا مکرم وزیری عبدو کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۷۰ء کے دورۂ مغربی افریقہ کے موقعہ پر حضور کی ذاتی تبلیغ سے قبول حق کی توفیق اور سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مکرم وزیری صاحب اپنے ملک میں ایک سرفرازی عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہیں۔ اور مانچسٹر یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہیں۔ اور علم و عمل اور اخلاص میں اس تھوڑے سے عرصے میں بہتوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ مشن کی ضروریات خصوصاً طباعت قرآن کریم کے لئے آف سیٹ پرنٹنگ مشین کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا نائیجیریا میں ایسی مشین کی ضرورت ہے انہوں نے عرض کیا کہ ایسی مشین کی وہاں ضرورت ہے اور یہ بہت مفید رہے گی حضور نے ارشاد فرمایا کہ حکومت سے مشین کو درآمد کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔ نیز فرمایا کہ مکرم وزیری صاحب کو جو مشین مشن ہاؤس میں نصب ہے دکھائی جائے

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے رخصت کے بعد سوا بارہ بجے شب وزیری صاحب نے مشن ہاؤس کا پریس دیکھا۔

۱۱ر ظہور ۱۳۵۲ ہش

آج بروز ہفتہ نمازوں اور کھانے کے وقفے کے علاوہ تقریباً سارا دن حضور عام ملاقاتوں میں مصروف رہے مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ ۱۲۳ احباب اور بہنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا

انگلستان	۱۱۵
پاکستان	۳
ماریشس	۳
تنزانیہ	۱

یو۔ایس۔ اے سے مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن کثرت کار کی وجہ سے حضور تھک جاتے ہیں احباب اور بہنیں اپنے پیارے آقا کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ باقی افراد قافلہ بھی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور دعائیں احباب جماعت کو پہنچاتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی مصروفیات

مختصرات

انگلستان میں مقیم احمدی خواتین کو نہایت اہم اور بیش قیمت نصائح

(از مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

لنڈن ۱۲ر ظہور بروز اتوار (بذریعہ ڈاک) آج حضور صبح نو بجے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دس بجے حضور نے احباب جماعت سے ملاقات شروع فرمائی ظہر کی نماز تک ۱۸۳ افراد نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد حضور نے دوبارہ ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ شام سوا چار بجے حضور ہال میں تشریف لائے۔ جہاں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات جمع تھیں۔ لجنہ کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضور نے ممبرات لجنہ سے خطاب فرمایا جو سوا چھ بجے تک جاری رہا حضور نے فرمایا یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی بشارت دی گئی تھی اس بشارت کا مقصود یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنا کر انسان کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے۔

اب اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنی حقیقی پاکیزگی کے ساتھ دنیا میں قائم کیا جائے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کے دو حصے ہیں اوّل یہ کہ وہ مثالی احمدی بنیں ان کے لباس گفتار اور کردار میں اسلامی تصویر نظر آئے خصوصاً انگلستان اور یورپ میں رہنے والی احمدی خواتین کو اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیے بجائے اس کے کہ وہ ان کی نقل کریں۔ اس ضمن میں حضور نے قرآنی پردے کا حقیقی مفہوم بیان کیا۔ اور آیت قرآنی الا ما ظھر کی روشنی میں پردے کے حکم کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کا حکم یہ ہے کہ اس زینت کو جو ایک خاتون اپنے بزرگوں باپ یا خسر کے سامنے ظاہر کر دیتی ہے عزیزوں کے سامنے ظاہر نہ کرے حضور نے فرمایا ہم اپنے گھروں میں دیکھتے ہیں کہ

باپ کے سامنے بے حیائی کے ساتھ تو نہیں آتیں۔ احمدی گھرانوں کی بیٹیوں کا سر جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اور سر کے اوپر انہوں نے دوپٹہ لیا ہوا ہوتا ہے یہ جو زینت ہے جس کا باپ کے سامنے خسر کے سامنے بڑے بھائیوں کے سامنے آپ پردہ نہیں کرتیں اس زینت کے متعلق کہا گیا ہے غیر محرم کے سامنے نہیں لانا۔

حضور نے فرمایا باپ کے سامنے کون سی زینت لائی جاتی ہے چہرہ کا تو ہے جو محرم کے سامنے آئے گا۔ غیر محرم کے سامنے نہیں آئے گا۔ یہ بڑا صاف مسئلہ ہے۔ باقی انسانی فطرت ہزار بہانے تلاش کرے گی۔ لیکن قرآن نے کسی بہانے کی گنجائش نہیں رکھی حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور آج بھی پردہ ایک سی تربیت چاہتا ہے۔ اگر ایک انگریز عورت عیسائیت سے احمدی ہوتی ہے تو ہم آہستہ آہستہ اس کو کہیں گے کہ اپنا جسم ڈھانک پھر کہیں گے اپنا سر ڈھانکو۔ نظریں نیچی کرو دوسرے سے نظریں نہ ملاؤ۔ لیکن آپ تو پرانے اور لمبے عرصے سے پیدائشی احمدی ہیں آپکو ان کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اپنے مقام کو سمجھیں آپ کو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں بننا چاہیئے۔ حضور نے ڈنمارک کی ایک احمدی عورت قانتہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ... میں وہ احمدی ہوئی جتنا پردہ ہونا چاہیئے اس کی پوری پابندی کرتی ہے وہ تو آپ کی لیڈر بن گئی بجائے اس کے کہ آپ اس کی راہنمائی کریں وہ آپ سے پیچھے آئی اور آگے نکل گئی۔

احمدی خواتین کو ان کے دوسرے فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ماں بچے کے درمیان زبان کا بعد نہیں ہونا چاہیئے حضور نے کہا یہ افسوس کی بات ہے کہ بچے اردو نہیں بول سکتے اور مائیں انگریزی نہیں بول سکتیں حضور نے فرمایا کہ بچوں کو اردو سکھائیں تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں

حضور نے فرمایا جب ایک امریکن یا جرمن احمدی ہوتا ہے تو وہ عربی سیکھتا ہے اور اردو سیکھتا ہے تاکہ قرآن کریم اور اس کی وہ تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے پڑھ سکے حضور نے اس سلسلے میں عبد الوہاب صاحب افریقن کی مثال دی کہ وہ اردو اور پنجابی بولتے اور پڑھتے ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ...

حضور نے فرمایا کہ یہ دونوں فرائض پورے کر کے ہی مستورات خدا تعالیٰ کے ان انعامات اور فضلوں کی وارث بن سکتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کیلئے مقدر فرمائے ہیں۔

نماز مغرب و عشاء سے قبل تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور نے مسجد کے لان میں چہل قدمی فرمائی حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ؛

اخبار قادیان

قادیان ۸ اخاء مسجد مبارک کے پرانے حصے کی چھت کی مرمت ہو رہی ہے یہ وہی مقدس ترین حصہ مسجد ہے جو بیت الفکر سے مسجد مبارک میں کھلنے والی دونوں کھڑکیوں کے درمیان میں واقع ہے اور اس مقام پر بالعموم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجماعت نمازیں ادا کرتے اور نمازوں کے بعد اصحاب میں رونق افروز ہوا کرتے تھے چھت کے اس حصہ کے پرانے شہتیر اور کڑیاں بوسیدہ ہو جانے کے سبب فرش کی سطح نیچے ہو رہی تھی اس لئے صیغہ تعمیرات کی طرف سے فوری طور پر اس کی مرمت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

★ —— مقامی طور پر حضرت امیر صاحب مقامی کے علاوہ مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری اور محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی شدید طور پر علیل ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی اہلیہ محترمہ کی علالت عرصہ سے چل رہی ہے اب کچھ دنوں سے کمزوری بہت بڑھ گئی تھی دل کی دھڑکن تیز ہو کر بے ہوشی ہو جاتی تھی چنانچہ امرتسر لال ہسپتال میں ڈاکٹر ملہوترہ صاحب کو دکھایا گیا دل وغیرہ کی مکمل چیکنگ کرانے پر معلوم ہوا کہ بلڈ میں شوگر کی زیادتی ہے نیز بلڈ پریشر بھی بہت ہے احباب موصوفہ کی صحت کے لئے دعائیں فرمائیں۔ ★ —— رمضان شریف کے سلسلہ میں ہر دو مساجد میں نماز تراویح اور درس الحدیث کا سلسلہ حسب سابق چل رہا ہے نماز ظہر کے بعد قرآن کریم کے درس کے سلسلہ میں مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب نے پانچویں روز اپنے حصے کے چھ پاروں کا درس مکمل کر لیا اور چھٹے روز سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر درس دے رہے ہیں آپ کا درس گیارہویں روز مکمل ہو جائے گا۔ اس کے اگلے روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل بقیہ پاروں کا درس دینا شروع کریں گے اور سورت "النمل" کے آخر تک کا اپنا حصہ مکمل کریں گے۔ احباب ذوق و شوق سے نماز تراویح اور درسوں میں شریک ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو رمضان کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ؛

جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) کی تبلیغی مساعی

از مکرم عبد الباقی صاحب ایم اے ایل ایل بی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ برہ پورہ بہار

جماعت کی حفاظت اور افضال الٰہیہ

جماعت احمدیہ برہ پورہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جہاں یہاں کے احباب جماعت کو مخالفت کے سبب بہت زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازتا بھی رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر تھوڑے تھوڑے عرصہ پر نئی بیعتیں ہوتی رہتی ہیں احباب جماعت کی جانکاری کے لئے سب سے پہلے یہاں کی مخالفت کی ایک دو مثالیں بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۲۸-۸-۷۳ کی شب کا واقعہ ہے کہ یہاں کے شرپسندوں نے رات کے کسی حصہ میں احمدیہ مسجد کا تالہ توڑ کر مسجد کی تمام چیزوں کی چوری کر لی جس سے جماعت کا خاصہ نقصان ہوا۔ اس پر احباب جماعت نے صبر کیا۔ مگر ساتھ ہی یہاں کے شریف آدمی ان لوگوں کی اس حرکت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پھر بھی احمدیہ مسجد کی دیواریں بدستور توڑی جاتی ہیں۔ مسجد میں پتھر پھینکے جاتے ہیں اور اسطرح ہر ممکن طریق پر جماعت اور احباب کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہتی ہے۔ اس مخالفت کے باوجود تبلیغ حق کا کام جاری ہے۔ امسال ہی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین ذیل میں جماعت احمدیہ برہ پورہ کی تبلیغی خدمات کی ایک مختصر رپورٹ بغرض دعا پیش خدمت ہے

عیسائیوں سے تبادلہ خیالات

ہمارے ایک دوست مکرم محمد شمیم الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ۲۲ ستمبر کو جب اپنے گھر لوٹ رہے تھے تو انہیں عیسائی مشن کے سویڈن لینڈ سے آئے ہوئے (Mr. Hans Walden) اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی۔ مکرم محمد شمیم الدین صاحب نے عیسائیت سے متعلق وہیں پر ان سے کچھ ابتدائی بات چیت کی اور مفصل گفتگو کے لئے وقت مقرر کیا Mr. Walden صاحب نے Christ Mission School Bhagalpur میں ۲۲ ستمبر کی شب بوقت ۸½ بجے آنے کی دعوت دی لہٰذا خاکسار اپنے ہمراہ مکرم محمد شمیم الدین صاحب، سید فیروز الدین صاحب محمد اظہر خان صاحب، سید عبد الغنی صاحب کو وقت مقررہ پر C.M.S اسکول لے گیا۔ جہاں Mr. Walden اور ان کے دوست ہم لوگوں کا انتظار کر رہے تھے وہ بڑے خلوص سے ملے ان سے ۸½ بجے رات سے بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا جماعت کی طرف سے مکرم سید فیروز الدین صاحب بات کر رہے تھے اور عیسائیوں کی طرف سے Mr. Walden بات کر رہے تھے۔ سب سے پہلے "تثلیث" کے موضوع پر بات چیت ہوئی اور جب اس موضوع پر وہ اور ان کے ساتھی آگے نہ چل سکے تو "کفارہ" کی حقیقت پر گفتگو چلی اس موضوع پر بھی عیسائیوں کو لاجواب ہونا پڑا اس طرح ایک بجے رات آئندہ کے لئے ۲۵ ستمبر کی شب مزید گفتگو کے لئے مقرر ہو کر اس دن کے بحث و مباحثہ کا اختتام ہو گیا۔

۲۵ ستمبر کی ۸½ بجے شب میں وقت مقررہ پر خاکسار دوستوں کے ساتھ C.M.S ہائی اسکول پہنچ گیا ہمارے دوستوں میں سید صدر الدین صاحب، سید فیروز الدین صاحب مکرم محمد شمیم الدین صاحب، محمد نظیر خان صاحب اور سید عبد الغنی صاحب شامل تھے اس دن ہماری طرف سے Mr. Walden سے سید صدر الدین صاحب نے پہلے کچھ سوالات کئے اور اس کے بعد رات کے دو بجے تک سید فیروز الدین صاحب نے رات کی اس نشست میں عیسائی نمائندہ بائیبل میں حضور صلعم کی آمد سے متعلق پیشگوئیوں کی وجہ سے عجیب کشمکش و پیچ میں پڑ گئے اور کوئی

(باقی دیکھیں صفحہ ... پر)

رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت

کیا پوچھتے ہو مجھ سے فضیلت رمضان کی ✽ اللہ نے نازل کیا قرآن رمضان میں

از محترم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ مظفر پور بہار

اسلام ایک کامل اور عالمگیر مذہب ہے اور قرآن حکیم ایک مکمل اور آخری ضابطہ حیات ہے اسکی سب تعلیم حکمت و دانائی پر مشتمل ہے۔ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے اور ان اسلامی عبادات کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور اس کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔ روزہ اسلامی ارکان میں سے چوتھا رکن ہے روزہ قدیم زمانہ سے مختلف مذاہب کے ماننے والے رکھتے تھے۔ جیسے کہ اس حقیقت کی طرف قرآن کریم نے ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے کہ

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ)

یعنی:- اے لوگو! جو اپنے آپ کو مومن کہتے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم گناہوں سے بچو کیونکہ روزہ کی مثال ڈھال سے دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح ایک سپاہی جنگ میں اس کے ذریعہ سے اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح ایک مومن اپنے نفس پر ضبط کرکے معاصی و نواہی سے اجتناب کرتا ہے چونکہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ خدا کے فضل سے شروع ہو چکا ہے اس لئے روزہ کی عظمت و اہمیت جو قرآن و احادیث سے معلوم ہوتی ہے مختصراً افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہے۔

نزول قرآن کا مہینہ

اس مہینہ کی عظمت و اہمیت قرآن حکیم میں یوں بیان ہوئی ہے کہ

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ۔ (البقرہ)

یعنی یہ مہینہ قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے کیونکہ اس مہینہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے جو تمام انسانوں کی ہدایت کا موجب ہے اور کھلے کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ الٰہی نشان بھی ہیں۔ غرض یہ مہینہ اس عالمگیر شریعت اور آخری کتاب کے نزول کا مہینہ ہے جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے "آتشی شریعت" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ پھر اس مبارک ماہ کی عظمت ترمذی شریف میں یوں بیان ہوئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنت کے دروازے کھلنے کا ماہ

اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادِیًا یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ (ترمذی)

یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں دوزخ کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالب خیر! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے برائی سے رک جا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد کرتا ہے اور یہ ہر رات کو ہوتا ہے

اس حدیث سے بڑی خوبی سے رمضان المبارک کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور یقیناً رمضان کی پہلی رات سے ہی روحانیت کا ماحول شروع ہوتا ہے جس میں ذکر الٰہی تلاوت قرآن کریم، نوافل صدقات کا ہی رجحان ہوتا ہے برائی کرنے والا بھی اس ماہ کی عظمت و جلال سے رعب کھاتا ہے۔ اور برائیوں سے باز آتا ہے گویا کہ شیاطین کو باندھا گیا ہے آگے اس ماہ کی عظمت یوں بیان ہوئی ہے کہ

گناہوں کی بخشش کا مہینہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (بخاری)

یعنی جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اسی طرح وہ شخص جس نے رمضان کی راتوں میں نوافل پڑھے اس کے بھی گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی خاطر نوافل ادا کرتا ہے اس کے بھی گذشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

اس حدیث میں ایماناً اور احتساباً کی قید لگا کر یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص محض اس لئے روزہ رکھتا ہے کہ اس کے دوست اور پڑوسی روزہ رکھتے ہیں اور اگر وہ نہ رکھے تو لوگ اعتراض کریں گے تو یہ روزہ محض دکھاوا اور ریاء کا روزہ ہوگا۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر

روزہ کا اجر اللہ تعالیٰ خود دیتا ہے

پھر اس ماہ کی فضیلت اس حدیث سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ روایت ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْفِطْرِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ۔

یعنی فرمایا کہ ابن آدم کے ہر عمل کا اجر دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھا دیا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے اس کی جزا میں خود دوں گا۔ روزہ رکھنے والا اپنی خواہش اور اپنا کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خالص کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے روزے ڈھال ہیں جس دن کسی کا روزہ ہو وہ نہ فحش بات کرے نہ ہی شور و غل کرے اگر کوئی اسے گالی دیوے یا اس کے ساتھ جھگڑا کرے تو یہ کہکر بات ختم کر دے کہ میں تو روزے دار ہوں۔

یہ حدیث روزہ کی جامعیت پر ایک مکمل مضمون ہے یوں تو ہر ایک عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور اللہ ہی ہر عمل کا اجر دیتا ہے لیکن روزہ کے اجر کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے مخصوص کرتا ہے کیونکہ اس میں ایک روزہ دار اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جائز چیزوں کا استعمال وقت مقررہ تک ترک کر دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اپنے اندر روحانی ترقی کے لئے ایک تغیر پیدا کرتا ہے پھر اس حدیث میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ روزے کی حالت میں شور و غل گالی گلوچ فضول کلامی نہیں کرنی چاہیئے اگر روزہ کی حالت میں ایسا کریگا تو اس کا روزہ نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر کوئی جھگڑا کرے تو اس کو بھی محض یہ کہکر ختم کر دے کہ میں روزہ سے ہوں کیونکہ روزہ ضبط نفس کے لئے ہے اللہ اللہ کیا شان ہے روزے دار کی! کہ اس کے روزے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ خود اس کا اجر دیتا ہے

چونکہ قرآن کریم کے نزول کا تعلق ماہ رمضان سے ہے اس لئے آخری زمانہ میں جب دین نام کا رہ جائے گا اور قرآن رسم کے طور پر تو اس وقت جو شخص دین

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ برہ پورہ کی تبلیغی مساعی بقیہ صفحہ (۶)

جواب نہ دے سکے آخر انہوں نے ہمارے سوالات نوٹ کر لئے اور کہا ان سوالات کی ہمیں جانکاری نہیں ہے اس کا جواب ہم آپ کو ۹/۲۱ کو دیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہی ہے کہ اس نے ہمیں مسیح موعود کی جماعت میں شامل کر کے اس لائق بنا دیا کہ عیسائیوں کے ایسے بڑے عالموں کو بھی ہم ناچیز لاجواب کر دیتے رہے تھے

آربندو سماج کے نظریات پر گفتگو

اس جگہ اس امر کا بیان کر دینا بھی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ جب ۸/۲۲ کو ہم لوگ عیسائیوں سے بات چیت کرنے کے لئے جانے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ عین وقت پر ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور کے دواخانہ پر ایک "آربندو سماج" کے Mr. R. S. Dua Gupta سے ملاقات ہوئی انہیں بتایا کہ Mr. Arbinda کو ملہم ہونے کا دعویٰ ہے اور انکی کتاب "ساوتری" بھی ایک الہامی کتاب ہے اتنا ہی نہیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خود ان کو بھی الہام ہوتا ہے لہذا کچھ دیر تو اسی وقت ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی دکان پر ان سے بات چیت ہوئی اور پھر انہوں نے تفصیل سے بات چیت کرنے کے لئے ہماری گزارش پر ۹/۲۴ کی شب بوقت ۷½ بجے شام وقت مقرر کیا لہذا ۹/۲۴ کو وقت مقررہ پر خاکسار اپنے دوست مکرم محمد شمیم الدین صاحب کے ہمراہ (مارواڑی باسہ) بھاگلپور میں پہنچ گیا Mr. Dua Gupta موجود تھے۔ چنانچہ آربندو صاحب کے دعاوی اور ان کی کتاب ساوتری پر اور الہام کی حقیقت کے موضوع پر بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا بات چیت کے دوران خاکسار کو معلوم ہوا کہ وہ شاعرانہ ڈھنگ کے "Inspirations" کو ہی الہام سمجھتے ہیں اور اس طرح خاکسار نے ان کو الہام کی حقیقت کے متعلق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق بتایا جس سے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ قریب ۱۱ بجے شب ہم وہاں سے فارغ ہوئے اس موقعہ پر خاکسار نے ان کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کرلیا

راجپورہ میں غیر احمدیوں سے تبادلہ خیالات

۹/۳۰ کی صبح میں خاکسار کی طبیعت اچانک خراب ہو جانے کی وجہ کر فجر کی نماز میں نہیں جا سکا تھا۔ لیکن جو دوست موجود تھے ان کی خدمت میں محلہ کے ہی غیر از جماعت بزرگ جناب معین الدین صاحب بعد نماز فجر حاضر ہوئے اور بتایا کہ آپ لوگ میرے ساتھ راجپورہ چلیں وہاں مولانا قاسم صاحب آئے ہوئے ہیں وہ آپ لوگوں کی تشفی کر دینگے اور پھر آپ لوگ توبہ کر لیں گے اور اگر وہ آپ لوگوں کی تسلی نہ کر سکے تو ہم آپ کی جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ مسجد میں موجود دوستوں نے فوراً دعوت قبول کی اور خاکسار کو اس کی اطلاع دی باوجود طبیعت خراب رہنے کے خاکسار احباب کے ساتھ ہو گیا خاکسار کے ساتھ مکرم سید صدر الدین صاحب سید فیروز الدین صاحب، محمد نظیر خاں صاحب، سید عبد النقی صاحب اور محمد شمیم الدین صاحب شامل تھے ہم لوگ جناب معین الدین صاحب کے ساتھ بذریعہ سائیکل راجپورہ کے لئے صبح ۷½ بجے روانہ ہوئے راجپورہ ہمارے محلہ برہ پورہ سے چھ میل کی دوری پر ہے وہاں مولانا محمد قاسم صاحب سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ہی راجپورہ کے قریب ۳۰-۲۵ افراد موجود تھے بہر حال بات چیت کا سلسلہ شروع ہونے ہی والا تھا کہ ان میں سے ایک شخص نے دخل اندازی کر کے یہ شرط رکھی کہ جب تک آپ لوگ یہ تحریر نہیں دے دیں گے کہ لاجواب ہونے پر فوراً توبہ کر کے واپس لوٹ جائیں گے تب تک بات چیت نہیں ہوگی۔ ہم نے کہا ہم آپ سے بات چیت کرنے نہیں آئے۔ بلکہ مولانا صاحب سے بات چیت کرنے آئے ہیں اور اگر وہ کہینگے تو دیکھا جائے گا لیکن وہ ایک بھی سننے کو تیار نہیں ہوئے اور کاغذ قلم وغیرہ منگوا کر تحریر کے لئے تیار ہو گئے اس صورت حال کو دیکھکر ہم نے کہا بہت بہتر ہے آپ لوگوں کو بھی ایسی تحریر دینا ہوگی۔ تب اس کا تمام جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور کہنے لگا ٹھیک ہے آپ لوگ بات شروع کیجئے تحریر کی کوئی ضرورت نہیں لہذا بات چیت کا سلسلہ "وفات یا حیات مسیح" کے موضوع پر شروع ہوا ہماری طرف سے مکرم سید صدر الدین صاحب نے جب حیات مسیح پر قرآن کریم کی دلیل مانگی تو انہوں نے لفظ "توفی" سے استدلال کرنے کی کوشش کی جب مکرم صدر الدین صاحب نے اس حقیقت قرآن کریم کی روشنی میں پیش کی تو وہ لاجواب ہو کر کہنے لگے کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ تاردان کس طرح زمین میں دھنستا جا رہا ہے۔ اور پھر بھی زندہ ہے اسی طرح عیسیٰ بھی زندہ ہیں اور بتایا کہ "توفی" کے معنی وقت کا پورا ہونا اور نبوت کا پورا ہونا ہیں جب حوالہ پوچھا گیا تو مولانا نے کہا اس کی تائید میں نہ آیت ہے اور نہ حوالہ آخرکار مولانا صاحب سے جب کچھ جواب نہ بن پڑا تو مولانا صاحب کے مرید جھنجلا کر کہنے لگے کہ اب آج مزید بات چیت نہیں ہوگی مولانا صاحب کو آج بہت کام ہے ہم نے کہا بہتر ہوگا کہ اپنے کام کے بارے میں اور پروگرام کے ملتوی کرنے کے بارے میں خود مولانا صاحب کچھ کہیں تو مولانا صاحب نے کہا چونکہ ہمارے مریدوں کو آج ہم سے کام ہے اس لئے پروگرام ملتوی کر دیا جائے۔ آخر میں مولانا صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا کہ "میں عالم نہیں ہوں"۔ اس موقعہ پر خاکسار نے زبانی طور پر جماعت کے عقائد بیان کئے جسے حاضرین نے دلچسپی سے سنا۔ اس بات چیت کے دوران دہی دوست جو بحث و مباحثہ کے شروع میں "توبہ کر لینے کی شرط" لکھوانے پر زور دے رہے تھے ایسے بدلے کہ بے ساختہ کہنے لگے کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب کو مصلح ماننے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہم لوگ انہیں عقائد کو ماننے والے ہیں جو حقیقی اسلام پیش کرتا ہے۔ حضور صلعم کو تمام نبیوں سے افضل مانتے ہیں اور اب صرف آپ کی ہی پیروی میں اور غلامی میں اللہ تعالیٰ کا روحانی انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل سکتا ہے۔

ان سب باتوں سے حاضرین بڑے متاثر ہوئے اس قدر کہ باصرار ہمیں روک لیا اور بڑی عقیدتمندی سے ہمارے کھانے پینے اور آرام کا انتظام کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

آخر میں تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی ان تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے بہتر نتائج پیدا کرے اور سعید روحوں کو ہدایت نصیب کرے آمین ؛

رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت۔ بقیہ صفحہ (۷)

اور ایمان کو از سر نو قائم کرے گا اس کی بعثت کا تعلق بھی ابتداء کی طرح اسی ماہ سے ہوگا۔ گویا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اس ماہ سے وابستہ ہے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے یہ نشان کسی دوسرے مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان شریف کے مہینے میں چاند کو اسکی پہلی رات میں گرہن لگے گا اور سورج کو اس کے درمیانی دن گرہن لگے گا (دار قطنی ص۱۸۸)

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں صدی اس مامور من اللہ کے متعین کی گئی تھی جسے مہدی معہود ہونا ہونا تھا۔ چنانچہ احادیث کی پیشگوئیوں کے ٹھیک مطابق قادیان کی سرزمین میں ۱۸۹۰ء میں اس مامور من اللہ نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور دعویٰ کے چار سال بعد ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں اللہ تعالیٰ کی مشیت ایزدی نے رمضان کے مہینہ میں یہ نشان دکھایا جیسا کہ آپ ؑ نے فرمایا

ع

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز شمس و قمر بھی تم کو بتا چکا

پس خوش قسمت وہ ہے جو اس مامور من اللہ کو مانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی قرب کی راہوں کو تلاش کرے اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بنے اور اس ماہ کی برکات سماویہ سے مستفید ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ کی برکات سے متمتع فرمائے

آمین

ع

کیا پوچھتے ہو مجھ سے فضیلت رمضان کی
اللہ نے نازل کیا قرآن رمضان میں

؎

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں دیر لگ سکتی ہے!!

وادی کشمیر و پونچھ کے پہاڑی علاقوں میں کامیاب تبلیغی مہم

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ رکنِ وفد

دنیا کی اکثر آبادی جبکہ مادیت، لا مذہبیت اور الحاد و دہریت کی رَو میں بہتی چلی جا رہی ہے خدا تعالیٰ نے تبلیغ اسلام اور خدمت دین کے لئے ایک بے مایہ اور قلیل جماعت کو، لیکن عزم و ہمت میں بے نظیر اور روحانیت اور خلوص و اخلاص میں بے مثل جماعت کو منتخب فرمالیا۔ اور اس میں قربانی اور فدائیت کا وہ جذبہ عطا فرمایا جسکی مثال صرف قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں ہی پائی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قلت تعداد اور محدود اسباب کے مقابلہ میں جو عالمگیر اور عظیم القدر کامیابیاں عطا فرمائی ہیں انہیں دیکھ کر دشمنانِ احمدیت بھی انگشت بدندان ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک

آج سے تقریباً ۸۵ سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے ایک آواز بلند ہوئی۔ اس آواز کو ہمیشہ کے لئے بند کرنے کی ساری دنیا نے کوشش کی لیکن عین اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت ملتی ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ آواز جو قادیان سے نکلی تھی۔ ایک روحانی قرنا ثابت ہوئی اور صور اسرافیل کی طرح پہاڑوں اور جنگلوں اور سمندروں کو چیرتی ہوئی۔ اکناف عالم میں گونجنے لگی اور لاکھوں سعادت مند روحیں اس روحانی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار آغوش احمدیت میں پناہ لینے لگیں اور اس آواز نے دہریت اور عیسائیت کے مرکزوں میں ایک تلاطم برپا کر دیا۔ چنانچہ افریقہ کے جنگلوں اور صحراؤں میں اور یورپ کے مرغزاروں میں جہاں صلیب کی جھنکار نظر آتی تھی۔ آج نعرہ ہائے تکبیر اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز گونجنے لگی ہے۔ حتیٰ کہ افریقہ کی حکومت نائیجیریا نے جماعت احمدیہ کو ایک طاقتور ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دی ہے جس سے یہ روحانی آواز سارے عالم پر وسیع پیمانے پر گونجنے لگے گی۔ انشاء اللہ العزیز

راس کماری سے سرینگر تک

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے تمام ہندوستان میں نہایت وسیع اور منظم طریق پر جماعت ہائے احمدیہ میدان عمل میں سرگرم ہے چنانچہ راس کماری سے لے کر کشمیر تک، بنگال سے لے کر مہاراشٹر تک ہندوستان کے چاروں کناروں اور کیرلہ تامل ناڈو، اڑیسہ دیگر ساحلی علاقوں اتر پردیش، بہار وغیرہ میدانی علاقوں میں جماعت احمدیہ نہایت خلوص اور تندہی سے اور قربانی اور فدائیت کا بے نظیر جذبہ لے کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہے

امسال خاکسار کو مبلغین کرام کے ہمراہ ہندوستان سے بالکل جنوب میں واقع راس کماری سے لے کر بالکل شمال کے سرحدی علاقے کشمیر اور پونچھ تک مختلف صوبوں میں تبلیغی دورے کرنے کی توفیق ملی۔ جسکی رپورٹیں یکے بعد دیگرے بدر میں شائع ہو رہی ہیں

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اور برکات خلافت کے صدقے مختلف علاقوں میں رہنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف تہذیب و تمدن میں بسنے والے ان احمدیوں کو باہمی محبت و پیار اور خلوص و اخلاص کے پیکر بنا دیا ہے۔

جب دو احمدی آپس میں ملتے ہیں تو صوبائیت، علاقائیت، لسانیت، حسب و نسب اور ذات پات کے تمام پردے اور دوریاں ہٹ جاتی ہیں اور ایک ہی رشتہ یعنی احمدیت کا رشتہ باقی رہ جاتا ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے

جب مل گئے دو احمدی!
جیوں دو دیے مل گئے!

حقیقت یہی ہے کہ جب دو احمدی باہم ملتے ہیں تو دنیا والوں کو

فالف بین قلوبکم فاصبحتم
بنعمتہ اخوانا

کا نظارہ نظر آتا ہے۔

پونچھ کے پہاڑوں پر

پونچھ شہر میں منعقدہ عظیم الشان اور کامیاب سالانہ کانفرنس کے بعد اس علاقہ میں آباد بعض جماعت ہائے احمدیہ کے دورے کے لئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل اور خاکسار پر مشتمل تبلیغی وفد مورخہ ۵ ستمبر ۷۳ء کی صبح ۹ بجے روانہ ہوا۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ یہ علاقہ سارے کا سارا صرف اونچے اونچے پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ اور آبادیاں بھی بہت دور دور پہاڑوں کے اوپر اور پہلوؤں میں آباد ہیں یہاں کہیں بھی میدانی علاقہ نظر نہیں آتا۔

چارکوٹ

ہم اراکین وفد ۱۲ بجے چارکوٹ پہنچے سڑک کے کنارے کثیر تعداد میں احباب جماعت پھولوں کے ہار لئے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے مختلف اسلامی نعروں سے ہمارا استقبال کیا۔ تقریباً ایک میل اوپر ہی اوپر چڑھنے کے بعد مسجد احمدیہ میں پہنچے وہاں ظہر و عصر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر اوپر کی طرف روانہ ہوئے نصف میل چلنے کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت کے مکان میں پہنچے جہاں پر ہمارے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس مقام سے ایک خوش نما منظر نظر آتا تھا اوپر آسمان اور نیچے کی طرف عجیب بادلوں نے ڈھانک دیا تھا گویا کہ صبح کے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم بادلوں میں گھرے ہوئے ہیں آسمان پر بھی بادل اور نیچے حد نگاہ تک بادل ہی بادل ان بادلوں کے درمیان بھی حضرت مسیح موعود زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے۔

اس مقام میں اور مضافاتی پہاڑی علاقوں میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل متعین تھے۔ ان دونوں نے تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے فرائض احسن رنگ میں ادا کئے اور اس طرح جماعت میں اچھی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔

جلسۂ عام

مورخہ ۶ ستمبر کو جماعت احمدیہ چارکوٹ کے زیر اہتمام بمقام دھیری ادلوٹ کے پنچایت گھر کے سامنے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد جلسہ عام شروع ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے "علامات مہدی" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کی زبوں حالی کے بارے میں احادیث کی پیشگوئیوں کا ذکر کر کے ظہور امام مہدی کے متعلق بعض علامات بیان کیں۔ علامات خسوف و کسوف اور جماعت احمدیہ کے عالمگیر غلبہ اور مخالفوں کی ناکامی و نامرادی کے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی در بارہ عالمگیر تباہی پڑھ کر سنائی مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں تقریر فرمائی آپ نے پیدائش انسانی کی غرض و غایت بیان کر کے مامور من اللہ کی آمد پر روشنی ڈالی اس ضمن میں آپ نے سورہ تکویر میں بیان شدہ علامات کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں فرمایا۔

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم کے بعد صاحب صدر مکرم مولانا امینی صاحب نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر:

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں روشنی ڈالی جماعت احمدیہ کو مٹانے کی مخالفوں کی منظم کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ انکی ناکامی اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر وسعت اور غلبہ کے بارے میں واقعات کی روشنی میں ایمان افروز تقریر کی۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اس طرح یہ جلسہ تین گھنٹے کے بعد نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

ایک خاندان کی بیعت

اس موقعہ پر نو افراد پر مشتمل ایک خاندان بیعت کر کے غلامان مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور خدمت دین میں ثابت قدم رکھے آمین۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۹۷ - میں امۃ الکریم کوکب بنت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ قوم مغل پیشہ طالب علمی تاریخ پیدائش ۱۲/۲۲/۵۶ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اور منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی، گلے کی زنجیر ۲ عدد، کانوں کے ٹاپس ایک جوڑی، انگوٹھی دو عدد، کانوں کی بالیاں ایک جوڑی، کانوں کے بندے ایک جوڑی۔ کل وزن زیورات ۳۰ گرام جسکی اس وقت قیمت مبلغ اندازاً ۸۵۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز مجھے اس وقت والدین کی جانب سے ۳۰/- روپے ماہوار جیب خرچ مل رہا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کمی بیشی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اور سالانہ آمدن کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ الامۃ امۃ الکریم کوکب

گواہ شد۔ مرزا وسیم احمد (والد موصیہ) گواہ شد۔ عبدالقدیر درویش واقف زندگی

وصیت نمبر ۱۳۸۹۸ - میں ساجدہ رحمان بنت مولوی عبدالرحمان صاحب قوم احمدی پیشہ متعلمہ عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک جوڑی بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ اور ایک انگوٹھی طلائی وزنی پانچ ماشہ جنکی قیمت ۴۲۵/- روپے ہے۔ میں اس زیور اور ایک گھڑی (ریسٹ واچ) قیمتی یکصد روپیہ ہے۔ میں اپنے زیور و گھڑی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ ساجدہ رحمان بنت مولوی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ مرزا عبداللطیف ۲۱/۴/۷۳ گواہ شد۔ عبدالرحمان امیر جماعت

وصیت نمبر ۱۳۸۹۹ - میں سعادت احمد جاوید ولد حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب قوم احمدی پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت مدرسہ احمدیہ کی الدرجۃ الاولیٰ کلاس میں پڑھتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان مبلغ ۵۰۰۰/- (پانچہزار روپیہ) کے قریب ہے اس کے علاوہ میری ایک گھڑی ہے۔ جسکی قیمت مبلغ یکصد پینتیس (۱۳۵) روپیہ ہے۔ اور ایک عدد سائیکل ہے۔ جسکی قیمت مبلغ دوصد پچاس (۲۵۰) روپیہ ہے۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد سعادت احمد جاوید بقلم خود گواہ شد۔ عبدالرحمان امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری کا ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان ۲۱-۴-۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۰۰ - میں نعیمہ بشریٰ بنت مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری قوم صالب جٹ پیشہ خانہ داری ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر اپریل ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی بھی نہیں ہے اس وقت میں صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت نصرت گرلز اسکول قادیان میں بطور معلمہ کام کر رہی ہوں۔ اور مجھے ۹۰/- روپے مشاہرہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر میری اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو جائیداد میں بعد میں بناؤں یا میرے قبضہ میں آئے اس کا جو حصہ وصیت میں اپنی زندگی میں ادا کردوں وہ میری وفات کے وقت کل حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

الامۃ نعیمہ بشریٰ بنت مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ۲۳-۴-۷۳

گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری (والد موصیہ) گواہ شد محمد عبداللہ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۲۴/۴/۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۰۱ - میں حامدہ سجاد زوجہ سید سجاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن رانچی ضلع رانچی صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰۰/- روپے بذمہ شوہر زیورات طلائی ایک ہار گلے کا اڑھائی تولہ ایک جھمکا ایک تولہ کڑے ایک جوڑی ۲ تولہ چوڑی تین عدد سوا دو تولہ بالی دو عدد نصف تولہ ایک انگوٹھی ۱/۴ تولہ ساڑھے آٹھ تولہ جملہ کل قیمت ۲۵۵۰/- روپے بنتی ہے نقرئی زیورات ایک پازیب تیس تولہ قیمت ۲۲۵/- روپے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ حامدہ سجاد

گواہ شد۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ صالح دارہ رانچی گواہ شد۔ سید سجاد احمد

وصیت نمبر ۱۳۹۰۲ - میں امۃ الوحید شوکت بنت چوہدری محمد احمد خاں صاحب درویش قوم راجپوت پیشہ طالبہ علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی آمد کا کوئی ذریعہ سوائے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ کے جو محترم والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس قریباً چالیس روپے کی کتب ہیں۔ میں اپنے ماہوار وظیفہ اور کتب پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں میں کوئی جائیداد بنا سکوں یا مجھے کوئی آمد ہوگی تو اس کی اطلاع نظارت بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ امۃ الوحید شوکت

گواہ شد۔ محمد احمد خاں والد موصیہ۔ گواہ شد۔ مرزا منور احمد درویش قادیان ۲۵/۴/۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۰۳ - میں بشریٰ صادقہ بنت ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب قوم میر پیشہ طالبہ علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس گلے کا ہار طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمتی ۵۰۰/- پانچ سو روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور سب پیدا کردہ جائیداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ آمد کی وصیت کرتی ہوں اور یہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو جائیداد سے اس قدر رقم منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ۔ بشریٰ صادقہ

گواہ شد۔ ملک بشیر احمد ناصر درویش والد موصیہ۔ گواہ شد خیر احمد خان درویش قادیان ۲۹/۴/۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۰۴ - میں عزیزہ مبارکہ بنت ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر قوم میر پیشہ طالبہ علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس گلے کا ہار طلائی وزنی ۳ تولہ قیمتی ۶۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا ہوگی تو اس کی مجلس کارپرداز کو اطلاع دے دوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ آمد کی

بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اور میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں جائداد کی قیمت سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ کروں تو اس قدر روپیہ جائیداد کے حصہ منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ عزیزہ مبارکہ۔

گواہ شد ملک بشیر احمد ناصر درویش قادیان ۲۹/۴/۷۳ - گواہ شد شیر احمد خان ۲۹/۴/۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۰۵ - میں عطاء الٰہی ولد فضل الٰہی خان صاحب قوم جنڈے پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں اور میری کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔ جب کوئی جائیداد پیدا کروں اور ماہوار آمدنی کی صورت پیدا ہوگی یا بعد فراغت تعلیم کوئی کاروبار کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور میں اپنی جائیداد و آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دوران تعلیم اگر کوئی آمدنی پیدا کروں گا تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فضل الٰہی خان والد موصی	عطاء الٰہی ۳۰-۴-۷۳	بدر الدین عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن

ماریشس میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچایا ہزاروں روحوں نے اس پیغام کو قبول کیا۔ اور آج وہ ایمان و عرفان سے سرشار ہو کر دوسروں کو احمدیت کی نعمت سے مالا مال کر رہے ہیں۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے سے لیکر گیارہ بجے تک روزہل کے احباب مشن ہاؤس کے دفتر سے کتب حاصل کرتے رہے۔ خاکسار انہیں گروپوں کی صورت میں مختلف مقامات میں بھیجتا رہا۔ اس موقعہ پر بعض احمدی دوستوں نے اپنی کاریں رضاکارانہ طور پر پیش کیں۔ چنانچہ بعض وفود کو کاروں کے ذریعہ دور دراز علاقوں میں بھیجا گیا۔ روزہل اور B. Bassin اور کاتنے بورن وغیرہ میں وفود پیدل کام کرتے رہے۔

اس روز مندرجہ ذیل مقامات پر ہمارے وفود نے کام کیا۔ فلاک، گڈ لینڈ۔ بیل ما۔ Rev. du. Rempart، پیلے موس، بیاق غویا ڈے زانگی۔ اور شیمے غیاں۔

مندرجہ ذیل علاقوں میں تو ہماری فعال جماعتیں پہلے سے موجود ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حسب ہدایت اپنے گرد و نواح میں تبلیغ کے کام کو سرانجام دیا۔ وہ مقامات یہ ہیں:- مونتائیں بلانش۔ کاچے ملیٹر۔ سینیر۔ پائی۔ تریوے۔ فنکس۔ کیوپپ۔ نیو گروہ۔ اور یونین پارک۔ فلاک اور کاچے ملیٹر میں چونکہ احمدیوں کی تعداد قلیل ہے۔ اسلئے ان کی مدد کے لئے روزہل سے وفود بھجوائے گئے۔ ان وفود نے مقامی احمدیوں سے مل کر سارا دن کام کیا۔

یوم التبلیغ میں مفت لٹریچر تقسیم کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کتب فروخت ہوئیں۔

اسلامی نماز۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمد اینڈ بائیبل۔ سیرت مسیح موعود۔ احمدیت کا پیغام۔ ہمارا مستقبل۔ حدیث۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ کشتی نوح۔ احمدیت کیا ہے؟۔ مسیح ہندوستان میں۔ اور تربیت اولاد۔ یہ سبھی کتب فرنچ زبان میں ہیں۔

رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری دیگر مقامی جماعتوں نے بھی پورے جوش و جذبہ کے ساتھ اس مقدس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ وہ علی الصبح دعاؤں کے ساتھ گروپوں کی شکل میں اپنے اپنے مقرر کردہ علاقوں کو روانہ ہوئے۔ اور سارا دن مصروفِ عمل رہے۔

یوم التبلیغ کا پروگرام بلاشبہ احمدی احباب کے لئے خدمت کا ایک خاص موقعہ تھا۔ انہوں نے اس مختصر وقت میں کثیر تعداد میں عیسائیوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بہتوں کے ساتھ گفت گو کی۔ اپنی ان ملاقاتوں میں انہیں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر سنانے کا موقعہ ملا۔

تقریباً بارہ بجے خاکسار بھی حسب پروگرام ایک وفد کے ساتھ CHEMIN GREN گیا۔ یہ ماریشس کے انتہائی جنوب کا علاقہ تھا۔ وہاں پہنچنے سے قبل راستہ میں "غویا ڈے زانگی" میں ہمارے وفد نے کام کیا۔ مقدم الذکر مقام پر میرے ایک غیر از جماعت دوست کی شادی تھی۔ انہوں نے مجھے وہاں مدعو کیا تھا۔ مصروفیت کے باعث اُن سے مختصر ملاقات کی اور تحفہ پیش کر کے ان سے اجازت طلب کی۔ شادی کے موقعہ پر بہت سے غیر از جماعت دوست موجود تھے۔ انہوں نے ہماری آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

بعد ازیں Chemin Gren سے ہوتے ہوئے ہمارا وفد "مے برگ" میں پہنچا جہاں گھنٹوں تقسیم لٹریچر اور ملاقاتوں میں مصروف رہے۔ تقریباً سات بجے رات واپس مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا بے حد لطف و کرم ہے کہ اس نے ہمارے اس پروگرام کو غیر معمولی رنگ میں کامیاب بنایا۔ احمدیوں کے دلوں میں ایمانی حرکت پیدا کی جس کے باعث وہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ تحائف اور مفت تقسیم لٹریچر کے علاوہ ہمارے وفود نے اس روز تقریباً مبلغ آٹھ صد روپے کی کتب فروخت کیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

بالآخر احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ مولیٰ کریم جماعت احمدیہ ماریشس کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے اور پیغامِ حق کی اشاعت میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دُنیا کے کونے کونے تک پوری شان و شوکت کے ساتھ پھیل جائے۔ اور سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں جلد از جلد آجائیں۔ آمین۔

اسلامی روزہ اور دیگر مذاہب

(بقیہ صفحہ ۲)

بدرُوح نکالنا حواریوں کی ایک اصطلاح تھی۔ وہ بیماریوں اور مختلف قسم کی خرابیوں کو دیو کہا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح ناصریؑ کے پاس آکر درخواست کیا کرتے تھے کہ یہ دیو نکال دیں۔ اُن کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ یہ بیماریاں یا خاص قسم کی دماغی خرابیاں دُور کر دی جائیں۔ اس قسم کے بعض بیمار تھے جن کا حضرت مسیح ناصری نے علاج کیا۔ اور وہ اچھے ہو گئے۔ اور جب ایک موقع پر حواری ایک بدرُوح کو نہ نکال سکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ دیو روزوں اور دُعاؤں کے بغیر نہیں نکلتے۔ یعنی کمالاتِ رُوحانیہ کا حصول دعاؤں اور روزوں کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہی مسیحؑ ناصری جنہوں نے یہ کہا تھا کہ بڑی بڑی بیماریاں روزوں اور دُعاؤں کے بغیر نہیں نکل سکتیں۔ انہی کی امت آج روزوں سے اتنی بے خبر ہے اور وہ اتنا کھاتے ہیں کہ شاید ایشیائی ہفتہ بھر میں بھی اتنا نہیں کھاتے جتنا وہ ایک دن میں کھا جاتے ہیں۔ پس انہوں نے روزہ کیا رکھنا ہے وہ تو روزوں کے قریب بھی نہیں جاتے۔ سال بھر میں صرف تین دن ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی طرح جیسے وہ روزہ میں صرف چولھے کی پکی ہوئی چیز نہیں کھاتے مثلاً وہ پھلکا نہیں کھائیں گے۔ لیکن دودھ دو دو سیر پی جائیں گے۔ عیسائی بھی صرف چند چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ باقی سب کچھ کھاتے رہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ روزے ہو گئے۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ یہودیوں میں سے تھے۔ اور یہودیوں میں روزہ بڑا مکمل ہوتا ہے اور پھر حضرت مسیحؑ خود مانتے ہیں کہ کئی قسم کے دیو یعنی روحانی اور جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جو روزہ رکھنے والے کی دُعا سے دُور ہوتی ہیں اس کے بغیر نہیں ہوتیں۔

یہودیت اور عیسائیت کے بعد ہند و مذہب کو دیکھا جائے تو ان میں بھی کئی قسم کے برت پائے جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے برت کے متعلق الگ الگ شرائط اور قیود ہیں۔ جن کا تفصیلی ذکر اُن کی کتاب "دھرم سندھو" میں پایا جاتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں بھی ہندو اور جین مت کے روزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور زرتشتی مذہب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ کنفیوشس نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کی تلقین کی تھی۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۹ زیر لفظ "Fasting")

غرض روزہ رُوحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے۔ اور تمام اُمتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں۔

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۷۲ تا ص ۳۷۳)

ولادت۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵/۱۶ ستمبر کی درمیانی شب سول ہسپتال مالیر کوٹلہ میں پانچ بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ بچی کی صحت و سلامتی نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منقولات

ایک صدی کے اندر اسلامی انقلاب تمام عالم پر چھا جائے گا

تحریک احمدیہ کے رہنما کی پیشین گوئی

زیورچ، سوئزرلینڈ، ۲۷ر اگست۔ ۱۸۸۹ء میں ہندوستان میں قائم شدہ "احمدیہ تحریک" کے پیشوا نے پیشین گوئی کی ہے کہ اسلام کے فیض سے وقوع پذیر ہونے والا نیا عالمی انقلاب ایک صدی کے اندر اندر ہی اپنی بلندیوں پر پہنچ جائے گا۔

اسلام کے احمدیہ فرقہ کے ایک کروڑ مقتدین کے رہنما مرزا ناصر احمد نے گذشتہ رات یہاں کہا "انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس کا مقصد آدمی کو وہ چیز فراہم کرنا ہے جس سے وہ اپنی قدرتی قوت کو نشو و نما کر سکے گا"۔

احمدیہ فرقے کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد محض بے ہوش ہوئے تھے۔ اور ان کی موت قدرتی طور پر ہوئی۔

مرزا ناصر نے، جو کہ اب پاکستان میں قیام پذیر ہیں صحافیوں کو بتایا کہ سرمایہ داروں کے انقلاب، کمیونسٹوں کے انقلاب اور چینی انقلاب کے بعد اسلامی انقلاب چوتھا ہوگا۔

مرزا احمد نے کہا۔ "خدا کی مرضی کے تحت آنے والا انقلاب سو برس کے اندر ہی بام عروج پر پہونچ جائے گا"۔

وہ یوروپی تبلیغ کے دورے پر ہیں۔ اور وینس۔ میونخ، ہیمبرگ، کوپن ہیگن و سویڈن جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ تحریک کو کمیونسٹ ملک میں تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

تحریک خاص طور پر افریقہ میں سرگرم ہے لیکن کئی چھوٹے چھوٹے یوروپی ممالک میں بھی مشن موجود ہیں۔ مرزا ناصر نے کہا کہ آئندہ سرما میں تحریک مغربی افریقہ میں اپنا ذاتی ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(روزنامہ انقلاب بمبئی
مجریہ ۲۸ر اگست ۱۹۷۳ء)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ اُن کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوسکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربّی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر کی ہے جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلّہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جاسکے۔ یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

قادیان کے اردگرد غلّہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت دو روپے بنتی ہے۔ قادیان کے لئے یہی پوری شرح مقرر کی گئی ہے۔ باہر کی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں غلّہ کی شرح کے مطابق صاع کی قیمت مقرر کر سکتی ہیں۔

عید فنڈ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۞

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

Azad Trading Corporation,
58/1 Phears Lane Calcutta.-12.

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸ ۱۹ ۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۲ ہش ۱۹۷۳ء منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے بیاسیویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ۞

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت: میرے بڑے بھائی عبد السلام خان صاحب جو ایک لمبے عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا تھے اور رانچی کے پاگل خانہ میں تھے اور اب انہیں قدرے صحت ہو چلی تھی ۷ر ستمبر کو جیل خانہ کے باغ میں نہانے کے لئے تالاب میں چھلانگ لگائی۔ اور نکل نہ سکے۔ ۸ر ستمبر کو لاش کو تلاش کر لیا گیا اور رانچی میں ہی دفن ہوئے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کریں۔

عبد الرحمٰن خان ابن ڈاکٹر فیاض الدین خان مرحوم بھاگلپور (بہار)

درخواست دعا مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزور بہت ہو گئے ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

ہر قسم کے پُرزے

کوالٹی اعلیٰ نرخ واجبی

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

فون نمبرز 23-1652 / 23-5222

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"